جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ

تعداد اشاعت: ایک ہزار

سن اشاعت: فروری ۲۰۱۵ء

قیمت: ۶۰/روپے

پبلیشر: اسلم شاہ پبلیشر

پتہ: عربین سی انجنیئرس

نورتن بلڈنگ، ۱۱۲/سی۔ پی ڈی میلو روڈ،

کرناک بندر، ممبئی۔ ۴۰۰۰۰۹

Publisher: Aslam Shah Publishers

ARABIAN SEA ENGINEERS

Navratan Building, 112-C, P.D.'Mello Road,

Carnac Bunder, Mumbai-400 009.

www.urduchannel.in

پیش لفظ

مسئلہ فلسطین میں ہر سال، دو سال کے وقفے سے اُبال آتا رہتا ہے۔ کسی معمولی سے واقعہ کو بہانہ بنا کر اسرائیل فلسطینی بستیوں پر حملہ کر دیتا ہے۔ ہزاروں فلسطینیوں کو اُجاڑ کر نئی یہودی بستیاں بسا دی جاتی ہیں۔ سینکڑوں شہید ہو جاتے ہیں۔ اقوامِ متحدہ اور یورپی ممالک مگر مچھ کے آنسو بہا کر فلسطینیوں سے اظہارِ ہمدردی کا ڈھونگ کرتے ہیں۔

مسلم ممالک کچھ مالی امداد دے دیتے ہیں جبکہ فلسطینی عوام تن تنہا اپنے بقا کی جنگ لڑتے ہیں۔ اس مسئلے کو سمجھنے کے لئے اس کی ابتداء خاص طور سے قیام اسرائیل کے عوامل اور محرکات کو سمجھنا ضروری ہے۔ راقم الحروف اگرچہ مطالعہ کا شوقین ہے لیکن اردو زبان میں اب تک ایسی تحریر نظر سے نہیں گزری، جو اس مسئلے کی ابتداء اور وجوہات کا احاطہ کرتی ہو۔ قیام اسرائیل کی مختصر تاریخ اسی نیت سے لکھی جا رہی ہے تاکہ اردوداں طبقے کو قیام اسرائیل کے محرکات وعوامل سے واقف کرایا جا سکے۔

منور رضوی

سابق لیکچرر برائے سماجیات

برہانی کالج ممبئی

www.urduchannel.in

قیام اسرائیل

بنی اسرائیل کون ہیں؟:

یعقوبؑ بن اسحاقؑ بن ابراہیمؑ کو اسرائیل بھی کہا جاتا ہے۔ اُن کے بارہ بیٹے ہوئے اور اُن سے جو نسل چلی بنی اسرائیل کہلائی۔ اُنہیں عبرانی اور یہودی بھی کہا جاتا ہے۔ جو زبان وہ بولتے ہیں وہ بھی عبرانی کہلاتی ہے، پارسیوں کی طرح یہودی تبلیغ کے ذریعے کسی کو یہودی نہیں بناتے۔ صرف یہودی ماں باپ کی اولاد ہی یہودی ہوتی ہے۔ یعقوب علیہ السلام کے ایک بیٹے حضرت یوسف علیہ السلام کو اُن کے سوتیلے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا۔ ایک قافلے نے نکالا اور مصر کے بازار میں فروخت کیا۔ ناکردہ گناہ کے لئے قید ہوئے بادشاہ کے خواب کی تعبیر بتائی۔ اور مصر کے حاکم مقرر کئے گئے قحط کے دوران بہترین انتظام کیا۔ اپنے بھائیوں کو بھی کنعان سے بلایا اور نوازا۔

بنی اسرائیل مصر میں خوب پھلے پھولے اور طاقتور ہو گئے۔ نئے بادشاہ رعمیس دوم نے ان کی طاقت توڑنے کے لئے اُن پر سختیاں شروع کیں۔ ان سے جان لیوا بیگار کروایا جاتا۔ مصر کے کئی اہرام اُنہیں کی کڑی محنت کا نتیجہ ہیں۔ شاہِ وقت نے ان کے نوزائیدہ بچوں کو دریا برد

www.urduchannel.in

کرنے کا حکم دیا لیکن حضرت موسیٰ بچ گئے اور بادشاہ کے محل میں ہی پرورش پائی۔ بالآخر وہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر لے جانے میں کامیاب ہوئے اور انہیں فلسطین میں بسایا۔ داؤد علیہ السلام اور سلیمان علیہ السلام کا دورِ حکمرانی بنی اسرائیل کا سنہری دور تھا۔ وہ کرۂ ارض کے ایسے خطے میں آباد تھے جہاں سے یورپ، ایشیا، اور افریقہ کے تجارتی قافلے گزرتے تھے اس لئے دیگر اقوام بھی یہاں اپنا قبضہ رکھنا چاہتی تھیں اور اسی نیت سے ان پر سختیاں کی گئیں اور ان کی ہجرت شروع ہوئی۔

اس کے بعد عیسائیت کا فروغ ہوا اور عیسائی مبلغوں نے اپنے مذہبی عقائد کی برتری قائم کرنے کے لئے یہودیوں کی طرف نفرت آمیز رویہ اختیار کیا۔ اسپین کے بادشاہ نے ان کا مذہب جبراً تبدیل کیا۔ ان کی عبادت پر پابندی لگائی اور زمین کی ملکیت کے حق سے محروم کیا۔ انگلینڈ کے ایڈورڈ اول اور فرانس کے فلپ نے انہیں ملک بدر کیا اور ان کی جائیدادیں ضبط کیں۔ اس طرح بنی اسرائیل کہیں بھی مستقل آباد نہیں ہو پائے اور ساری دنیا میں ہجرت کرتے رہے۔ اس لامتناہی ظلم و ستم کا نقطۂ عروج نازی جرمنی کا ہولوکاسٹ (Holo Caust) تھا۔ یہودیوں کو اذیت رساں کیمپ میں رکھا جاتا اور بالآخر گیس چیمبر میں ڈال کر قتل کر دیا جاتا۔

خلیفہ دوم حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں خالد بن ولید نے یروشلم فتح کیا۔ اُن کے

www.urduchannel.in

لشکر کے سپاہی جو وہیں آباد ہو گئے خالدی کہلائے اور فلسطین کے طبقہ اشرافیہ کا جز بنے۔
فلسطین میں اسلامی حکومت قائم ہونے کے بعد یہودیوں کو امن اور چین کی زندگی نصیب ہوئی۔ صلاح الدین ایوبی نے مہاجر یہودیوں کو دوبارہ فلسطین میں بسایا۔ سلطنتِ عثمانیہ کے دور میں سر موزیس مونٹیفیور نے ۱۸۶۰ء قدیم یروشلم کی دیواروں کے باہر مضافات میں یہودیوں کو آباد کیا۔ اس طرح ۱۸۹۵ میں یروشلم کی پچاس ہزار آبادی میں تیس ہزار یہودی تھے۔ مختصراً یہ ایک حقیقت ہے کہ یہودیوں پر عیسائی ممالک میں بڑا ظلم ڈھایا گیا جب کہ مسلم ملکوں میں وہ خوش و خرم رہے اور پُر امن زندگی گزاری۔

صیہونیت (Zionism) کی ابتداء:

تھیوڈور ہرزل ویانا کا شہری اور یہودی صحافی تھا ۱۸۹۵ء میں ایک فوجی رسم میں شرکت نے اُسے انقلابی سوچ دی۔ اس رسم میں ایک یہودی کیپٹن الفریڈ ڈریفس کو بطور سزا قتل کیا جانے والا تھا۔ مجمع نے جب بلند آواز میں کہا، اس ''غدار کو مار دو'' تو ہرزل کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اُس نے صیہونیت کی تحریک شروع کی جو صیہون (Zion) نامی مقدس پہاڑ سے منسوب ہے۔ سو صفحات پر مشتمل ایک کتابچہ لکھا جس کا عنوان تھا۔ ''یہودی ریاست'' صیہونیت کی پہلی بین الاقوامی کانفرنس سوئزرلینڈ کے ایک کاسینو (قمار خانے) میں منعقد ہوئی جس میں ہرزل کو لیڈر منتخب کیا گیا۔ اُس نے یہودی نیشنل فنڈ (Jewish

www.urduchannel.in

(National Fund) اور ایک بنک قائم کیا تا کہ فلسطین میں زمینیں خریدی جاسکیں۔ سفید اور نیلے رنگ کا ایک قومی جھنڈا بھی بنایا گیا۔سوویت روس میں یہودیوں کے قتل عام نے فلسطین کی طرف یہودیوں کی ہجرت کو بڑھاوادیا اور یہی لوگ صیہونیت کے پہلے علمبردار بنے۔

ان میں ''ریووین شری'' اور ''ڈیوڈ گرین'' نامی لیڈر شامل ہوئے۔ڈیوڈ گرین نے اپنا نام بدل کر عبرانی زبان سے مماثل نام رکھا، ''ڈیوڈ بین گورین'' رکھا۔انہوں نے فلسطین میں ایسی یہودی آبادی دیکھی جو چالیس مختلف زبانیں بولتی تھی اس لئے ان میں اشتراک و تعاون پیدا کرنے کے لئے عبرانی زبان کو فروغ دینا شروع کیا۔

صیہونیت کی تحریک نے کئی تنظیمیں بھی قائم کیں۔ ہگنہ (Hagnah) اور پالمیک (Palmach) فوجی تنظیمیں تھیں۔گڈنہ (Gadna) نے فوج میں ترسیل پیغامات کا کام کیا۔ اِرگن [Irgun] اور اسٹرن گینگ (Stern Gang) دہشت گرد تنظیمیں بنیں۔ان تمام تنظیموں میں تعاون قائم کرنے کے لئے ایک اعلیٰ سطحی یہودی ایجنسی قائم ہوئی۔

عالمی جنگیں اور اُن کے اثرات:

پہلی جنگ عظیم ۱۹۔۱۹۱۴ء اور دوسری ۴۴۔۱۹۳۹ء نے دُنیا کی تاریخ اور جغرافیہ پر

www.urduchannel.in

گہرے اور دوررس اثرات مرتب کیئے۔ یہودیوں سے ہمدردی اور خاص طور سے پہلی جنگ عظیم میں یہودیوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے برطانیہ نے ڈیوڈ بین گورین کو یہودی ریاست قائم کرنے کی پہلی ٹھوس پیش کش کی۔ ایک مختصر نوٹ میں لائیڈ جارج کے خارجہ سیکریٹری، لارڈ والٹر روتھس چائلڈ کو جو ایک یہودی خاندان آرتھر بالفور کی ملکیت والی بنک کے برطانیہ میں سربراہ تھے، یہ وعدہ کیا کہ ہز میجیسٹی کی گورنمنٹ فلسطین میں یہودیوں کے ایک الگ ملک کے قیام کی حمایت کرتی ہے۔ یہ وعدہ بالفور اعلامیہ کے نام سے مشہور ہے۔

دوسری طرف لارینس آف عربیہ (Lawrence of Arabia) کی تحریک نے ساری عرب دُنیا میں عرب قومیت وعصبیت کا جذبہ دوبارہ زندہ کر دیا۔ بقول علی میاں ندوی، عرب عصبیت کا بت جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے پیروں تلے کچل دیا تھا اُسے پھر سے زندہ کر دیا۔ عربوں کے دل میں عثمانی خلافت سے الگ ایک عرب ریاست کی خواہش پیدا ہوگئی۔ برطانیہ نے عربوں سے وعدہ کیا کہ پہلی جنگ عظیم میں جیت کے بعد اگر عثمانی سلطنت ختم ہوئی تو ایسی عرب ریاست قائم کرنے میں اُن کی مدد کی جائے گی۔ اس پیش کش سے خوش ہو کر ''شریف آف مکہ'' نے برطانیہ کی کھل کے حمایت کی۔

جنگ میں کامیابی کے بعد اگرچہ کئی عرب ریاستیں بنیں لیکن [illegible] بہت سے علاقے جو عرب ریاست میں شامل کیئے جانے تھے، فرانس کو دے [illegible] ئے۔ بالفور

www.urduchannel.in

اعلامیہ اور فرانس کو دیئے گئے عرب علاقوں کے واقعات نے عرب دُنیا میں ہلچل پیدا کر دی۔ اس کے علاوہ لیگ آف نیشنز کے اختیار حکمرانی (Mandate) کے ذریعہ فلسطین کو ۳۰ رسال کے لئے برطانیہ کے زیر حکمرانی دے دیا گیا۔ اس تیس سالہ عرصے میں یہودیوں کی بڑی تعداد دنیا کے دیگر ممالک سے ہجرت کر کے فلسطین آنے لگی اور اُن کی آبادی کافی بڑھ گئی۔

ہولوکاسٹ میں یہودیوں کا قتل عام اور دُنیا کے دوسرے ملکوں میں اُن پر ہونے والے مظالم نے دنیا کے بڑے ممالک امریکہ، روس، برطانیہ اور فرانس کے لیڈروں کو اس بات پر متفق کر دیا کہ یہودیوں کا ایک نیا ملک فلسطین میں بنا دیا جائے۔ اس غرض سے اقوام متحدہ میں ایک تجویز پیش کی گئی۔ ابتداء میں اس تجویز کے منظور ہونے کے امکانات بہت کم تھے کیونکہ نہ صرف عرب ممالک بلکہ یونان، ہیٹی، لائبیریا اور فلپائن بھی اس کے خلاف تھے۔ لیکن فلسطین کی تقسیم اور یہودی ریاست کے قیام کی زبردست تائید امریکہ نے کی اور مخالف ممالک پر سفارتی دباؤ ڈالا۔ بالآخر تجویز کی حمایت میں ۳۳، مخالفت میں ۱۳ ووٹ پڑے۔ ۱۰ ملک غیر حاضر رہے۔ اور اس طرح تقسیم کی تجویز ۲۹ رنومبر ۴۷ء کو منظور ہو گئی ساتھ ہی یہ بھی طے پایا کہ یروشلم کو ایک بین الاقوامی شہر بنا دیا جائے کیونکہ یہ دُنیا کے تین بڑے مذاہب کا مقدس شہر ہے۔ یہ فیصلہ یہودیوں اور مسلمانوں دونوں [illegible] نا قابلِ قبول تھا۔ مسلمان

www.urduchannel.in

مسجدِ اقصیٰ سے دست بردار ہونے کے لئے بالکل تیار نہیں تھے۔ یہودی ریاست کے لئے دو نام تجویز کئے گئے تھے۔ صیہون (Zion) اور اسرائیل، پر یہودی ایجنسی کے سربراہ ڈیوڈ بین گورین نے اسرائیل نام اپنی کونسل میں منظور کروالیا۔ ایک قدامت پسند یہودی فرقہ نیٹوری کرٹا نے یہودی ریاست کو نہیں مانا۔ کیونکہ ان کا عقیدہ تھا کہ یہودیوں کی وطن واپسی کا کارنامہ صرف الوہی طاقت کے زیر اثر ہی ہو سکتا ہے۔

تقسیم فلسطین کے فیصلے کے اثرات:

یہودی اور عرب تقریباً تیرہ صدیوں سے فلسطین میں پُرامن زندگی گزار رہے تھے۔ تقسیم کے فیصلے نے یکلخت ان کے تعلقات کشیدہ اور تلخ کردیئے۔ فیصلے کے اعلان کے بعد یہودی علاقوں میں جشن کا ماحول تھا جبکہ عرب علاقوں میں ناراضگی اور غصہ چھایا ہوا تھا۔ یہودیوں نے اپنے ملک کے قیام کے لئے اور عربوں نے اس فیصلے کو ناکام کرنے کے لئے جدوجہد شروع کردی۔ عرب خفیہ جگہوں سے یہودی بستیوں اور وہاں آنے جانے والے قافلوں پر فائرنگ کرتے۔ یروشلم کے مفتی الحاج امین حسینی نے عرب عوام کو جوش دلایا۔ منظّم ہڑتال ہوئی جس میں یہودی بستیوں پر حملے ہوئے۔ حالات اتنے خراب ہوئے کہ خود یہودیوں نے اپنے لیڈروں سے کہا کہ ہم صدیوں سے عربوں کے ساتھ پرامن زندگی گزارتے آ[illegible] ہیں۔ اور آئندہ بھی رہ سکتے ہیں۔ دوسری طر[illegible]ی لیڈروں نے

www.urduchannel.in

ٹیلیفون ایکسچینج اور پوسٹ آفس میں کام کرنے والے یہودی ملازموں کے ذریعے عربوں کی جاسوسی کروائی۔ اپنے علاقوں سے عرب مسلمانوں کو بے گھر کرنے کے لئے انہیں دھمکانا، ڈرانا اور خوفزدہ کرنا شروع کیا۔ خوفزدہ عربوں نے اپنے گھر بار ترک کرنے شروع کر دیئے جب کہ یہودیوں کو سختی سے ہدایت دی گئی کہ وہ اپنا گھر اور علاقہ ترک نہ کریں کیونکہ دنیا میں اُن کے لئے دوسرا اور کوئی ملک ہے ہی نہیں۔

الحاج امین حسینی نے عرب ہائر کمیٹی بنائی اور عرب رضا کاروں کو بھرتی کیا جو زیادہ تر دیہاتی اور غیر تربیت یافتہ تھے۔ اس کے برخلاف یہودیوں میں ایسے رضا کار تھے جو پہلے فوج یا پولیس میں ملازم رہ چکے تھے۔ لیکن امین حسینی کے معتبر جانبازوں میں عبدالقادر حسینی جیسا زبردست جنگجو تھا۔ فوزی القطب جیسا آتشی اسلحہ سازی کا ماہر تھا اور فوزی ال کوجی جیسا نڈر جانباز بھی تھا۔ جس نے لبریشن آرمی بنائی تھی۔

عرب اور یہودی دونوں اس حقیقت سے اچھی طرح واقف تھے کہ اصل جنگ یروشلم اور اس کے اطراف میں ہی لڑی جانے والی ہے۔ اس لئے اُن کی توجہ یروشلم پر خاص طور سے مرکوز ہوگئی۔ یروشلم میں یہودی بستیوں کی جانب جانے والے راستے عرب علاقوں سے گزرتے تھے جہاں عربوں نے رکاوٹیں کھڑی کرنی شروع کر دیں۔ اور اس طرح یہودی بستیوں میں ضروریاتِ زندگی کی قلت ہوگئی۔ عرب جانبازوں نے ایک رات

www.urduchannel.in

یہودیوں کے مقبول روزنامے فلسطین پوسٹ (Palestine Post) پر حملہ کر کے تباہ کر دیا۔ اس کے باوجود یہودیوں نے یک ورقی فلسطین پوسٹ اگلے روز شائع کیا۔ برطانیہ کی حکمرانی ۱۴ رمئی ۱۹۴۸ء کو ختم ہونے والی تھی اس لئے صیہونی لیڈروں نے مختلف سرکاری عمارتوں پر قبضہ کرنے کا پلان بنایا۔ جاسوسی کے ذریعے ہر سرکاری عمارت کے انخلاء کے دن، تاریخ اور وقت کا پتہ لگایا اور قبضہ بھی کیا جب کہ عرب اکثر و بیشتر یہودیوں کی اس منصوبہ بندی سے ناواقف رہے۔

اقوام متحدہ کا پس وپیش:

اگر چہ فلسطین کی تقسیم اور یہودی ریاست قائم کرنے کی تجویز منظور ہوگئی، کوئی بھی ملک بشمول امریکہ اپنے فوجی دستے بھیجنے کے لئے تیار نہیں تھا تا کہ اس تجویز پر پُر امن اور منظم طریقے سے عمل ہو سکے۔ ۱۴ رمئی ۴۸ء کو فلسطین پر برٹش راج ختم ہونے والا تھا اس لئے برٹش افسران کو امن و امان برقرار رکھنے میں کوئی خاص دلچسپی نہیں رہی تھی۔ پورے فلسطین، خاص طور سے یروشلم میں امن وامان کی صورت حال دن بہ دن بگڑتی جارہی تھی۔ پوری عرب دنیا میں اس تجویز کے خلاف زبردست احتجاج ہو رہا تھا۔ عرب سربراہوں پر بذریعہ جنگ اس پلان کو ناکام کرنے کا دباؤ بڑھتا جا رہا تھا۔ ان حالات میں اقوام متحدہ بھی پس وپیش میں مبتلا ہو گیا۔ امریکہ کا اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ بھی نئی یہودی ریاست کو فوراً تسلیم

www.urduchannel.in

کرنے کا مخالف تھا۔ امریکی اسٹیٹ سیکریٹری جارج مارشل کا خیال تھا کہ یہودی ریاست کو تسلیم کرنے سے پہلے اس کا تعین کرلیا جائے کہ ایسی ریاست قائم بھی رہ سکے گی؟ اقوامِ متحدہ کے حلقے میں یہ نظریہ عام ہورہا تھا کہ فلسطین کی تقسیم کچھ عرصہ ملتوی کرکے اسے اقوامِ متحدہ کی نگرانی (Trusteeship) میں دے دیا جائے۔ اس خبر نے یہودیوں کو بے چین کردیا اور اُن کا صدیوں پرانا خواب دھندلا نظر آنے لگا۔

یہودی لیڈروں نے فیصلہ کیا کہ کسی طرح امریکی صدر ہیری ٹرومین کو یہودی ریاست کو تسلیم کرنے اور اُس کی مدد کرنے کے لئے راضی کرنا چاہیے۔ ایک امریکی یہودی ایڈی جیکب سن (Eddie Jacobson) نے ہیری ٹرومین کو چیم ویزمان (Chaim Weizman) نامی ایک بوڑھے امریکی یہودی سائنسداں سے ملانے کے لئے وقت مانگا۔ ملاقات طے ہوئی۔ ہیری ٹرومین کا کہنا تھا کہ یہ مسئلہ تقریباً ڈھائی سال سے دردِ سر بنا ہوا ہے کیونکہ یہودی بڑے جذباتی ہورہے ہیں اور عربوں سے بات کرنا بڑا مشکل ہے۔ لیکن بالآخر چیم ویزمان نے اپنی دلیلوں سے ہیری ٹرومین کو یہودی ریاست کی حمایت کے لئے راضی کرلیا۔

جنگ کی تیاری: یہودی ایجنسی کے سربراہ ڈیوڈ بین گورین ایک فلسفی اور مضبوط قوتِ ارادی کے مالک تھے۔ انہیں یقین تھا کہ اقوامِ متحدہ میں تجویز کی منظوری یہودی ریاست

www.urduchannel.in

کے قیام کی ضامن نہیں ہوسکتی۔ وہ جانتے تھے کہ جنگ ضرور ہوگی جس کی تیاری کے لئے ایک خطیر رقم چاہیے۔

فنڈ کی فراہمی: فنڈ جمع کرنے کے لئے ڈیوڈ بین گورین نے ایلزر کپلان (Eliezer Kaplan) کو امریکہ بھیجا تاکہ وہاں کے متمول یہودیوں سے فنڈ جمع کیا جاسکے۔ کپلان نے رپورٹ بھیجی کہ پانچ ملین ڈالر سے زیادہ رقم ملنا ممکن نہیں کیونکہ امریکی یہودی اپنی مجبوریاں بتارہے ہیں۔ بین گورین نے خود امریکہ جانے کا ارادہ کیا لیکن گولڈا مائیر نامی ایک خاتون نے یہ ذمہ داری خود لے لی۔ یہ خاتون ایک کارپینٹر کی بیٹی اور لگاتار سگریٹ نوشی کی عادی تھی۔

وہ ایک کافی ہاؤس چلاتی تھی جہاں صیہونیت کے بڑے لیڈر بحث کرتے تھے۔ روانگی کے وقت گولڈ مائیر کے پاس محض دس ڈالر تھے۔ اُنہوں نے اپنی آمد کی اطلاع یونائیٹڈ جویش اپیل کے ڈائریکٹر ہینری مینٹر (Henry mentor) کو دے دی تھی۔ جب وہ شکاگو پہنچیں تو ایک ہال میں یونائیٹڈ جیوش اپیل کی میٹنگ جاری تھی جس میں کثیر تعداد میں امیر یہودی موجود تھے۔ گولڈا مائیر نے بڑی جذباتی تقریر کی جس نے ایسا جوش پیدا کردیا کہ یہودی فراخدلی سے چندہ دینے پر آمادہ ہوگئے۔ ایک لاکھ ڈالر اسی ہال میں نقد جمع ہوگئے۔ یہودیوں نے امریکی بینکوں سے ذاتی قرض لئے اور اس طرح گولڈا مائیر

www.urduchannel.in

امریکہ سے پچاس بلین ڈالر کی خطیر رقم جمع کرنے میں کامیاب ہوگئیں۔

دوسری طرف عرب لیگ کے ممالک نے جنگی اخراجات کے لئے دو ملین پاؤنڈ دینے کا وعدہ کیا لیکن اس رقم کا صرف دسواں حصہ ہی اس مقصد کے لئے دیا۔

ہتھیاروں کی خریداری: انہیں دنوں شام آزاد ہوا اور اُسے بین الاقوامی ہتھیار مارکیٹ سے ہتھیار خریدنے کا اختیار ملا۔ شامی فوج کے کیپٹن عبدالعزیز کیرائن کو اسلحہ خریدنے کے لئے پراگ روانہ کیا گیا۔ انہوں نے ذیکوسلاویہ کی برو جوو کا برونو ورکس (Zbrojovka Brono Works) ، جدید ہتھیار سازی کی مشہور کمپنی سے ہتھیار، گولہ بارود، دس ہزار رائفلیں اور دیگر ساز وسامان خریدنے کا آرڈر دیا۔ یہ سارے ہتھیار ایک شپنگ کمپنی کے ذریعہ شام پہنچانے کا بندوبست بھی ہوگیا۔ لیکن اس بحری جہاز ایس، ایس، لینو کو فریڈکن نامی یہودی پائلٹ نے ہوائی حملے میں غرق کردیا۔ ہتھیار سمندر میں غرق ہوئے۔ پھر بھی ان کا کچھ حصہ غوطہ خوروں اور مشینوں کے ذریعہ بچا کر کارآمد بنایا گیا۔

ڈیوڈ بین گورین نے ہتھیاروں کی خریداری کے لئے یہود ایوریل (Avriel Ehud) کو پراگ بھیجا۔ ایوریل غیر قانونی طور پر لوگوں اور سامان کو دیگر ملکوں میں اسمگل کرنے کا ماہر تھا۔ اُسے ایک ملین ڈالر اور ایک لسٹ دی جس کے مطابق اُسے دس ہزار رائفلیں، ایک ہزار اسٹین گن، ایک ملین گولہ بارود اور پندرہ ہزار مشین گن خریدنی تھیں۔ ہتھیاروں کی

www.urduchannel.in

خریداری کے لئے کسی ملک کے سرکاری لیٹر ہیڈ پر آرڈر دیا جانا ضروری ہے۔ چونکہ ایوریل اسمگلنگ کا ماہر تھا اُس نے ایک سال قبل ہی ایک ہزار ڈالر رشوت دے کر ایک روسی شہزادے سے جو یورپ میں ہیل سلاسی کا خصوصی سفیر تھا، پیرس لیگیشن آف ایتھوپیا (Paris legation of Ethiopia) کے سو دستخط شدہ لیٹر ہیڈ حاصل کر لئے تھے۔ اُن میں سے آٹھ لیٹر ہیڈ اب بھی باقی تھے۔

ایک لیٹر ہیڈ پر ایہود ایوریل نے بھی اپنا آرڈر اُسی بروجوو کا برونو ورکس کمپنی کو دیا۔ خریدے ہوئے ہتھیار، کھیتی باڑی کے ساز وسامان میں چھپا کر قسط وار فلسطین روانہ کرنے شروع کئے۔ کچھ ہی عرصے میں تین ہزار رائفلیں، ۲۲۶ مشین گنیں، دس ہزار ہینڈ گرینیڈ، ۱۰ ملین گولیاں، ہزاروں مورٹار کے گولے اور تین چھوٹے کھلے ہوئے ہوائی جہازوں کے حصے فلسطین میں انگریز پولیس اور فوج کی نظروں سے چھپا کر اسمگل کرنے میں ایوریل کامیاب ہوا۔

ہتھیاروں کی دوسری کھیپ پہنچانے کے لئے امریکہ کی ایک ہوائی ٹرانسپورٹ کمپنی کو ۱۰ ہزار ڈالر معاوضہ پر راضی کیا۔ فلسطین کے ایک غیر آباد علاقے میں عارضی ہوائی پٹی بنائی اور جہاز کی لینڈنگ کے وقت رات میں کئی ٹرک کی ہیڈ لائٹ جلا کر روشنی کی۔ ایک ٹرک میں ریڈیو ٹرانسمیٹر لا کر ہوائی جہاز کے پائلٹ سے رابطہ قائم کیا اور اس طرح مزید

www.urduchannel.in

ہتھیار فلسطین کے یہودی علاقوں تک پہنچائے۔

اتنی جدو جہد کے باوجود ہتھیاروں کا بڑا حصہ جنگ شروع ہونے سے پہلے فلسطین پہنچانے میں یہودی کامیاب نہیں ہو سکے۔ ہیم سلیوائن (Haim Slavine) نامی ایک یہودی نے اخبار میں ایک امریکی ہتھیار ساز کمپنی کا اشتہار پڑھا جو اپنی گولہ بارود بنانے والی پرانی مشینیں بھنگار میں بیچ رہی تھی۔ سلیوائن نے وہ مشینیں دوملین ڈالر میں خریدیں انہیں کھول کر خفیہ طریقے سے فلسطین اسمگل کیا۔ بعد میں انہیں مشینوں کو جوڑ کر ہزاروں کی تعداد میں گولیاں اور توپوں کے بڑے گولے بنائے۔

دوسری طرف عرب ملکوں میں ہتھیاروں کا بڑا ذخیرہ پہلے سے موجود تھا۔ اُن کے پاس ہتھیار کثیر تعداد میں تھے اگر چہ جدید طرز کے نہیں تھے۔ اس کے علاوہ اُن کے پاس اپنی ایرفورس بھی تھی۔

عرب لیگ کی کانفرنس:

ساری مسلم دُنیا، خاص طور سے عرب ممالک کے عوام یہودی ریاست کے قیام کی تجویز کے خلاف شدت سے احتجاج کر رہے تھے۔ اُن کا مطالبہ تھا کہ بزورِ طاقت یہودی ریاست کے پلان کو ناکام کر دیا جائے۔ قاہرہ میں مصری وزارت خارجہ کی عمارت میں عرب لیگ کے آٹھ نمائندوں کی دسمبر ۴۷ء میں کئی دنوں تک خوب بحث ہوئی ان میں سات عرب

www.urduchannel.in

ممالک کے وزرائے اعظم یا وزراء خارجہ تھے اور آٹھواں شخص عرب لیگ کا سیکریٹری جنرل تھا۔ یہ تمام لوگ مل کر ۴۵ ملین لوگوں پر جو تین ملین اسکوائر میل میں پھیلے ہوئے تھے، حکومت کرتے تھے۔ یہ آبادی فلسطین کی آبادی سے ۳۰ گنا زیادہ تھی اور یہ رقبہ فلسطین کے رقبے سے دو سو گنا بڑا تھا۔

ان آٹھ نمائندوں میں کافی اختلافات تھے۔ مصری وزیر اعظم نوکراشی پاشا ہتھیار اور پیسہ دینے کے لئے تو راضی تھے لیکن اپنی فوج جنگ میں بھیجنے کے مخالف تھے۔

سعودی کے شہزادے فیصل اگر چہ اس مقصد کی تائید کرتے تھے لیکن اپنے ملک کی کوئی باقاعدہ فوج نہ ہونے کی وجہ سے صرف مالی امداد ہی کر سکتے تھے۔ عراق کے نوری پاشا کے نمائندے نے کانفرنس میں فلسطین سے برٹش فوج اور عملے کے انخلاء تک کارروائی ملتوی کرنے کا مشورہ دیا۔ لبنان کے ریاض صالح اور شام کے جمیل مردام فوراً گوریلا جنگ شروع کرنا چاہتے تھے۔ عرب لیگ کے سیکریٹری جنرل عبدالرحمٰن اعظم پاشا ان مختلف الخیال لیڈروں میں مفاہمت قائم کرنے کے لئے کوشاں تھے۔ ان کے علاوہ یمن اور ٹرانس جارڈن (Transjordan) کے نمائندے بھی کانفرنس میں شریک رہے۔

اپنے درمیان نظریات میں اختلاف کے باوجود، یہ لیڈران بڑھتے ہوئے عوامی دباؤ کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے اور بالآخر وہ جنگ چھیڑنے پر متفق ہو گئے۔ لیکن ایک

www.urduchannel.in

اختلاف پھر بھی باقی رہا۔ وہ کسی ایک مشترک کمانڈ پر راضی نہ ہو سکے بلکہ سب نے اپنے اپنے رابطہ کار مقرر کر دیئے جن کا کام جنگ کے دوران مختلف محاذوں کے درمیان تال میل قائم کرنا تھا۔

جنگ کے اہم واقعات:

یروشلم کا محاصرہ: یروشلم دو بڑے حصوں پر مشتمل تھا۔ ایک پرانا فصیل بند یروشلم جس میں غالب اکثریت فلسطینی عربوں کی تھی ۔ دوسرا فصیل کے باہر نیا یروشلم جس میں غالب اکثریت یہودیوں کی تھی۔ ڈیوڈ بین گورین اور عرب دونوں ہی اس بات سے بخوبی واقف تھے کہ اصل جنگ یروشلم اور اس کے نواحی علاقوں میں لڑی جانی ہے۔ ایک اندازے کے مطابق نئے یروشلم میں تقریباً ایک لاکھ یہودی بستے تھے لیکن ان کی بستیوں کی طرف جانے والے راستے فلسطینی عرب دیہاتوں سے گزرتے تھے۔ تقسیم فلسطین کی تجویز کے بعد جب کشیدگی بڑھی تو یہودی ملک کے قیام کو ناکام کرنے کے لئے عربوں نے یہودی بستیوں کی طرف جانے والے راستے مسدود کرنے شروع کر دیئے۔ عبدالقادر حسینی نے باقاعدہ نیم مستقل رکاوٹیں ڈالنی شروع کیں اور بعد میں ٹرانس جارڈن کی فوجوں نے بزور طاقت اس محاصرے کو نہایت سخت کر دیا۔

باب الواد کے نشیبی علاقے جہاں سے پانی سپلائی کیا جاتا تھا منقطع کر دیا گیا جس کی

www.urduchannel.in

وجہ سے یہودی علاقے اور کچھ عرب علاقے بھی پانی سے محروم رہے۔ لیکن عرب علاقوں میں این فارنامی علاقے سے پانی کی سپلائی جاری کر لی گئی۔ پاور اسٹیشن یہودیوں کے قبضے میں ہونے سے عرب علاقے بجلی سے محروم رہے۔ صرف جنریٹر کی مدد سے کچھ علاقوں میں بجلی ملتی رہی یہودی بستیوں میں آہستہ آہستہ ضروریات زندگی کی کمی ہوگئی۔ اشیاء خوردونوش، پانی، دوائیں اور دیگر لوازمات زندگی ناپید ہوتے گئے۔ ٹینکروں کی مدد سے محدود حد تک پانی سپلائی کیا گیا۔

راشننگ سسٹم بھی رائج ہو گیا۔ اس طرح عملاً یروشلم دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ عرب یروشلم اور یہودی یروشلم، جارج دیب نے بیروت سے پانچ ہزار ٹن اناج خریدا لیکن اس کا کچھ ہی حصہ یہودی سپاہی اپنی بستیوں میں پہنچانے میں کامیاب ہو سکے۔ یہ محاصرہ تقریباً دو مہینے تک جاری رہا اور بہت کامیاب رہا۔ عارضی جنگ بندی کی منظوری تک یہودی یروشلم میں قحط جیسے حالات پیدا ہو گئے اور یہ ممکن تھا کہ یہودی کسی بھی وقت ہتھیار ڈال دیں۔

فارایزون کا معرکہ (Kfar Etzion): فارایزون یروشلم کے جنوب میں ساڑھے چار سو یہودیوں پر مشتمل بستی تھی۔ ۱۹۲۸ء میں یہاں کی زمینیں کچھ قدامت پرست یہودیوں نے ایک عرب شیخ سے خریدیں اور پھلوں کے باغات لگائے۔ یہاں کی

www.urduchannel.in

آبادی تو یہودی تھی لیکن یہ علاقہ اقوام متحدہ کی تقسیم فلسطین کے مطابق عربوں کو دیا گیا تھا۔ یہاں کے لوگ کافی عرصے سے عربوں کے ذریعہ لگائی گئی نیم ناکہ بندی میں محصور تھے اور ہگنہ کے کمانڈر ڈیوڈ شیلٹیل (David Shaltei) نے مشورہ دیا تھا کہ برٹش سپاہیوں کی محافظت میں یہ بستی خالی کرالی جائے۔ لیکن یگال یادن (Yigal Yadin) ہگنہ کے فوجی کارروائی کے سربراہ کے خیال میں یہودی یروشلم کی حفاظت کے لئے اس بستی پر یہودیوں کا قبضہ برقرار رکھنا ضروری تھا۔ اس لئے اس کے حکم پر کچھ گاڑیوں کے ذریعے ضروریاتِ زندگی اس بستی میں پہنچانے کے لئے ایک قافلہ روانہ کیا گیا۔ الحاج امین حسینی کی تحریک سے جڑے مقبول ترین جانباز عبدالقادر حسینی کے لیفٹینینٹ کمال ارکات نے اس قافلے پر حملہ کیا اور ساری اسکیم کو ناکام بنا دیا۔ اس طرح یروشلم جانے والا ایک راستہ مسدود ہی رہا۔

اس راستے کو کھولنے کے لئے ڈیوڈ بین گورین نے فوجی کارروائی کا حکم دیا۔ یہودی سپاہیوں اور عبدالقادر حسینی کے سپاہیوں میں جنگ ہوئی اور اس دفعہ یہودی یہ راستہ کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔ خود عبدالقادر حسینی بھی قسطل کی لڑائی میں شہید ہو گئے۔

ان حالات میں جارڈن کے شاہ عبداللہ الہاشمی الحسینی نے میجر عبداللہ تل (Abdullah Tel) کو فوجی حملہ کرنے کا حکم دیا۔ جارڈن میں ایک اچھی تربیت یافتہ فوج تھی جو عرب لیجن (Arab Legion) کہلاتی تھی۔ اس میں تقریباً دو ہزار برٹش فوجی

www.urduchannel.in

بھی تھے۔ اُس وقت یہودیوں کے پاس جدید اسلحہ کی کمی تھی جب کہ عرب فوجوں کے پاس برتر ہتھیار تھے۔ عبداللہ تل نے ایک زبردست حملہ کر کے فارایزون پر دوبارہ قبضہ کرلیا اور محاصرہ جاری رہا۔

دیر یسین پر دہشت گردانہ حملہ:

دیر یسین یروشلم کے مغرب میں عرب مسلمانوں کا ایک پُر امن گاؤں تھا۔ جب کہ فلسطین کے دوسرے مقامات میں یہودیوں اور عربوں کے درمیان تصادم کے واقعات ہو رہے تھے، دیر یسین کے لوگوں کی یہودیوں سے کوئی چھوٹی سی جھڑپ بھی نہیں ہوئی۔ یہاں کے لوگ رائفلیں تو رکھتے تھے لیکن اُن کا مصرف شادی بیاہ اور مختلف تقریبات میں ہوائی فائرنگ کرنے سے زیادہ نہیں تھا۔ ایسے گاؤں پر اسٹرن گینگ اور اِرگن کے دہشت گردوں نے ۹/اپریل ۱۹۴۸ء کو رات میں ساڑھے چار بجے حملہ کیا۔ وہ تین طرف سے گاؤں میں داخل ہوئے۔ لوگوں کو خوفزدہ کیا۔ گاؤں کے عربوں نے کچھ دیر اُن کا مقابلہ کیا انہوں نے گاؤں کے گھروں کو ڈائنامائیٹ سے تباہ کیا۔ لوگوں کو ان کے گھروں سے جبراً نکالا۔ انہیں دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑا رکھا اور پیچھے سے فائرنگ کر کے قتل کیا۔ دہشت گرد عورتیں بھی سفاکی میں مردوں کے برابر رہیں۔ بوڑھے مردوں کی گردنیں کاٹیں۔ بڑے پیمانے پر زنا بالجبر کے واقعات ہوئے۔ حلیمہ عید نامی ایک تیس سالہ خاتون کا بیان ہے دہشت گردوں

www.urduchannel.in

نے اُن کی ۹ رماہ کی حاملہ چھوٹی بہن صالحہ کا پیٹ چاک کیا۔ایک دوسری خاتون نے جب بچے کو نکالنے کی کوشش کی تو اس کو بھی قتل کر دیا۔ایسا ہی واقعہ گجرات میں فسادات کے دوران سورت میں بھی ہوا تھا۔دہشت گردوں کی بے رحمی اور سفاکی کی تصدیق برٹش پولیس اور اقوام متحدہ کی تحقیقاتی رپورٹ سے بھی ہوئی ہے۔تاریخ انسانی کے جدید دور میں منظم دہشت گردی کا یہ پہلا واقعہ تھا۔خود ڈیوڈ بین گورین نے شاہ عبداللہ کو ایک کیبل پیغام کے ذریعہ اس واقعہ پر معذرت کی لیکن دہشت گردوں کو سزا دینے سے قاصر رہے۔اس واقعے کی سارے عرب میں خوب تشہیر ہوئی جس نے غم وغصہ کی آگ لگا دی لیکن اس کا ایک منفی اثر یہ ہوا کہ فلسطین کے عرب خوف زدہ ہو گئے اور انہوں نے محفوظ مقامات پر ہجرت شروع کر دی۔

لاٹرن کی لڑائی:

یروشلم کا محاصرہ جاری رہا اشیاءِ ضروریہ کی قلت تشویشناک حد تک پہنچ گئی۔ یہودیوں کے پاس اسلحہ اور سپاہیوں کی بھی کمی تھی۔یروشلم کی طرف جانے والا ایک راستہ لاٹرن پہاڑی سے گزرتا تھا جس پر عرب فوجوں کا قبضہ تھا اور محاصرہ توڑنے کے لئے لاٹرن پر قبضہ کرنا بے انتہا اہم تھا۔بین گورین نے لاٹرن حاصل کرنے کا ارادہ کیا۔فوجی کارروائی کے سربراہ یگال یادن متفق نہیں تھے۔وہ جنگ کے دوسرے محاذوں پر بھی توجہ دینا چاہتے

www.urduchannel.in

تھے لیکن بین گورین کو یقین تھا کہ یروشلم ہاتھ سے نکل گیا تو وہ جنگ ہار جائیں گے کیونکہ حیفہ، تل ابیب اور یروشلم تین اہم مقامات میں یروشلم کی اہمیت سب سے زیادہ تھی۔ بین گورین نے واضح الفاظ میں لاٹرن پر حملہ کرنے کا حکم دیا۔

لاٹرن کی جنگ لڑنے کے لئے یہودیوں کے پاس نہ صرف اسلحہ بلکہ سپاہیوں کی بھی کمی تھی۔ اُنہیں دنوں جرمنی کے اذیت رساں کیمپ سے دو ہزار یہودیوں کو نکال کر اس شرط پر فلسطین لایا گیا تھا کہ وہ جنگ میں حصہ لیں گے۔ ان میں سے تقریباً ساڑھے چار سو یہودیوں کو اس جنگی محاذ میں جھونک دیا گیا۔ وہ بالکل بھی تربیت یافتہ نہیں تھے۔ یہودی ایجنسی کی دوسری فوجی تنظیم پالمک (Palmach) کے شلوموشامیر نے جنگ کی لیکن عرب لیجن کے کرنل ہبیس مجالی (Habes Majali) نے مورٹار توپوں سے زبردست حملہ کیا اور صرف دو گھنٹے کی لڑائی میں کامیابی حاصل کرلی۔ ساڑھے چار سو یہودی جونئ زندگی کی امید میں آئے تھے سب مارے گئے۔ لاٹرن پر قبضہ کرنے کی یہودیوں نے تین کوششیں کیں اور تینوں کو عرب فوجوں نے ناکام کردیا۔

مصری فوجوں کی پیش قدمی: جارڈن کی عرب لیجن کی فتوحات جاری تھیں اِسی دوران مصری فوج کے کرنل عبدالعزیز نے بیت حکریم (Bait Hakrem) اور رمت راچیل (Ramat Rachel) پر فوج کشی کی اور یہودی فوجی تنظیم ہگنہ کے کمانڈر ڈیوڈ

www.urduchannel.in

شالیٹل کو شکست دے کر دونوں یہودی بستیاں فتح کر لیں۔ یاد مورڈیچائی (Yad Mordechai) نامی یہودی گاؤں پر بھی مصری فوج کا قبضہ ہو گیا۔ اس کے علاوہ مصری فضائیہ تل ابیب اور اس کے نواحی علاقوں پر بمباری کرتی رہی۔

قدیم یروشلم کی یہودی کالونی پر قبضہ: یہودی یروشلم کے سارے راستے بند کرنے کے بعد میجر عبداللہ تل نے قدیم یروشلم کی یہودی کالونی پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا اپنی توپوں اور میدانی بندوقوں سے حملہ کیا۔ یہودی ربیّوں (پادریوں) نے خود سپردگی کیے لئے ہگنہ کے کمانڈر موشے روسنیک (MasheRoussnaik) کو منانے کی کوشش کی لیکن وہ نہیں مانا۔ یہودی کالونی میں پانی اور الیکٹرک سپلائی ختم ہو گئی۔ تعفن پھیل گیا۔ یہودی اپنی عبادت گاہ سینگاگ سے حملہ کر رہے تھے۔ بالآخر فوزی ال قطب نے ایک دھماکے میں سینگاگ کی دیوار اڑا دی اور عرب فوجیں اندر داخل ہو گئیں۔ موشے روسنیک نے دیکھا کہ دو سو اسی میں سے صرف ۳۵ سپاہی زخمی نہیں ہوئے تھے اور اُن کے پاس گولہ بارود بھی ختم ہو چکا تھا۔ خود سپردگی کے سوا کوئی متبادل نہیں تھا۔ کیپٹن موسیٰ نے دیکھا کہ دو یہودی ربی سفید جھنڈا لئے باہر آ رہے ہیں۔ انہوں نے عبداللہ تل کو خبر دی۔ عبداللہ تل نے ٹائم میگزین کے نامہ نگار نصیب بولوس Nassib Baulos کو اپنی شرائط بتائیں اور ہگنہ کو ۴ بجے تک خود سپردگی کا وقت دیا۔ شرائط کے مطابق کسی بھی خاتون کو قید نہیں کیا گیا عبداللہ تل نے یہ

www.urduchannel.in

جانتے ہوئے بھی کہ یہودی فوجی تنظیم ہگنہ میں خاتون سپاہی بھی ہیں کسی بھی خاتون کو قید نہیں کیا۔ بوڑھے بچے اور بیماروں کو چھوڑ دیا۔ صرف جوان صحتمند مردوں کو جنگی قیدی بنایا گیا۔ بقیہ کو نئے یروشلم کے یہودی علاقے میں بھیج دیا۔ فتح کے باوجود کسی کو ذلیل وخوار نہیں کیا اور بڑے باوقار کردار کا مظاہرہ کیا جس کا اعتراف انگریز مصنفوں نے بھی کیا ہے۔

لڑائی ختم ہوتے ہی ایک بوڑھا ربی باہر آیا اور ایک سات سو سال پرانا توریت کا نسخہ ایک عیسائی عرب کے حوالے کیا۔ یہ نسخہ تیئس گز لمبا تھا۔ البینا (Albina) نامی اس عیسائی نے یہ نسخہ گیارہ سال سنبھالنے کے بعد ایک ربی کے حوالے کیا جو یروشلم آیا تھا۔ اس ربی کا نام ڈاکٹر ایلمر برگر (Dr. Elmer Berger) تھا۔ ایلمر ایک یہودی عالم تھے اور صیہونیت مخالف عقائد رکھتے تھے۔ اُنھوں نے یہ نسخہ نیویارک کے ایک سنیگاگ کے سُپرد کر دیا۔

اس کامیابی کے بعد تیئس سالہ عبداللہ تل نے پورے یروشلم پر قبضہ کرنے کا پلان بنایا۔ جان گلب پاشا (John Glubb Pasha) عرب لیجن کے کمانڈر انچیف نے اجازت نہیں دی۔ جان گلب ایک انگریز تھے جنھوں نے عرب ممالک میں رہتے ہوئے عرب بدوؤں کے طور طریقے اپنا لئے تھے اور پاشا بھی کہلاتے تھے۔ وہ شاہ عبداللہ کے ساتھ برٹش حکومت کے بھی وفادار تھے اور عرب مقاصد کے لئے اُن کے ارادے مشکوک تھے۔

www.urduchannel.in

اجازت نہ ہوئے کے باوجود عبداللہ تل نے اپنی جمیعن بندوقوں کے ذریعے اپنا مقصد حاصل کرنے کی جدوجہد شروع کی۔ اُن کا خیال تھا کہ روزانہ گولہ باری کر کے نئے یروشلم کے یہودیوں کو خودسپردگی کے لئے مجبور کیا جاسکتا ہے نیز اپنے سپاہیوں کو بھی محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

چار دیگر اہم واقعات:

(۱) فلسطین کی تقسیم اور یروشلم کا بطور ایک بین الاقوامی شہر انتظام سنبھالنے کے لئے اقوام متحدہ نے پابلو ازکارٹ (Pablo Azcarte) کو یروشلم بھیجا۔ اُنکے ساتھ ایک کرنل، ایک وکیل اور ایک ماہر معاشیات کے علاوہ دو سیکریٹری بھی تھے۔ اختیارِ حکمرانی (mandate) کے خاتمے سے پہلے برٹش عملہ اپنے اختیارات کسی کو بھی دینے پر آمادہ نہیں تھا۔ ایک دومنزلہ عمارت کے تہ خانے میں برٹش انتظامیہ نے اُنھیں جگہ دی۔ اُس میں فرنیچر کا ایک ڈھیر پڑا تھا۔ بجلی کی سپلائی منقطع تھی۔ اسکے علاوہ یروشلم دو حصوں میں منقسم تھا۔ قدیم حصہ عربوں اور نیا یہودیوں کے قبضے میں تھا۔ پورے فلسطین میں جنگ جاری تھی۔ اسلئے یروشلم کو بین الاقوامی شہر بنانے کا منصوبہ ناکام ہوگیا۔

(۲) تقسیم کی تجویز منظور ہونے کے بعد برٹش عملے کو فلسطینی انتظامیہ چلانے میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی۔ فلسطین کے آخری برٹش ہائی کمشنر سرایلین کننگھم (Sir Alan

www.urduchannel.in

(Cunningham نے فلسطین چھوڑنے کے انتظامات کئے اور ۱۴ رمئی ۴۸ء کو وقتِ مقررہ سے ایک گھنٹہ قبل ہی فلسطین چھوڑ دیا۔ انکی واپسی کے وقت عربوں اور یہودیوں کا کوئی بھی نمائندہ الوداعی تقریب میں شریک نہیں ہوا۔

(۳) ڈیوڈ مارکوس (David Marcus)، ایموس کوریو (Amos Chorev) اور ویوین ہرزوگ (Vivian Herzog) نامی یہودی جو تل ابیب سے نکلے تھے، اتفاقیہ جنگلوں میں سے ہوتے ہوئے یروشلم پہنچ گئے۔ تل ابیب واپسی پر اُنہوں نے سب سے پہلے ڈیوڈ بین گورین کو اس کی اطلاع دی۔ اس کی تصدیق کے لئے بین گورین نے ایموس کوریو کو دوبارہ اُس راستے سے جانے کی ہدایت دی اور دوسری کوشش بھی کامیاب رہی۔ اس طرح یروشلم کا نیا راستہ دریافت ہونے پر محاصرہ توڑنے کا حل نکل آیا۔

(۴) صیہونی تحریک نازک موڑ پر پہنچ گئی اور اُس کی ناکامی کے امکانات پیدا ہو گئے۔ ایسی حالت میں امریکہ نے مدد کی، امریکی سیکریٹری آف اسٹیٹ Mashal مارشل اسرائیل کو فوراً تسلیم کرنے کے مخالف تھے۔ اُنہیں کسی طرح راضی کیا گیا۔ واشنگٹن میں یہودی ایجنسی کے نمائندے Eliahu Elath ایلیاہو ایلاتھ نے اسرئیل کو تسلیم کرنے کی باقاعدہ درخواست دی اور فلسطین میں برٹش اختیار حکمرانی Mandate ختم ہونے کے صرف بارہ منٹ بعد امریکی صدر ہیری ٹرومین نے نئی یہودی ریاست کو تسلیم کرنے کا اعلان

www.urduchannel.in

کر دیا۔اسکے بعد ایک خفیہ ریڈیو اسٹیشن سے ڈیوڈ بین گورین نے امریکی عوام سے خطاب کر کے امریکہ کا شکریہ ادا کیا۔اس طرح ہیری ٹرومین نے چیم ویزمان سے کیا گیا وعدہ پورا کیا۔

ایک مہینہ جنگ بندی کی تجویز :

نئے یروشلم میں جہاں یہودی آبادی تھی ،تقریباً بھکمری جیسی حالت تھی ۔اشیاء خورد ونوش اور دیگر ضروریاتِ زندگی ختم ہونے ہی والی تھیں ۔ایسی صورت میں جنگ بندی کی اپیل کی گئی۔عرب فوجوں کو کافی کامیابی مل چکی تھی ،اسلئے اُنہوں نے یہ اپیل مسترد کر دی۔اُسکے بعد دباؤ ڈالنے کا سلسلہ شروع ہوا۔مصر،عراق،عمان،اور جارڈن ہتھیار برطانیہ سے خریدتے تھے۔ٹرانس جان کی فوج میں جو عرب لیجن کہلاتی تھی تقریباً دو ہزار برٹش فوجی بھی تھے۔دوسری جنگِ عظیم جیتنے کے باوجود برطانیہ کی مالی حالت خستہ تھی ،اور وہ امریکی امداد پر انحصار کرتا تھا۔اب امریکہ نے برطانیہ پر عرب لیجن سے اپنے دو ہزار سپاہی واپس بلانے کیلئے دباؤ ڈالا اور برطانیہ کی خارجہ پالیسی تبدیل کر دی۔برطانیہ نے سلامتی کونسل میں ایک مہینہ جنگ بندی تجویز اِن شرائط کے ساتھ رکھی کہ اس دوران ہتھیار اور جوانوں کو جنگی محاذوں کی طرف جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔عرب حکمرانوں کو منانے کا کام اقوامِ متحدہ کے ثالث Count folke bernadotte کاونٹ فوک برناڈوٹ کو سونپا

گیا۔ اُنہوں نے قاہرہ، بیروت، عمان اور تل ابیب کا دورہ کیا۔ اُنہوں نے ۷/ رجون کو عرب لیگ اور تل ابیب کو جنگ بندی کا نیا پلان دیا جسمیں تل ابیب کو یہ رعایت دی کہ جوانوں کو یہودی علاقوں میں جانے کی اجازت ہوگی، بشرطیکہ جنگ بندی سے قبل اُنکے فوجی جتھے نہ بنائے گئے ہوں۔ بین گورین کے لئے حالات دیکھتے ہوئے اُس پلان کو منظور کرنے کے سوا اور کوئی چارہ ہی نہیں تھا۔

نئے پلان پر گفتگو کرنے کے لئے عمان میں عرب لیڈران کی میٹنگ ہوئی۔ اس دفعہ ان کی رائے میں اختلاف تھا۔ عراق، لبنان اور شام کو جنگ میں کوئی خاص کامیابی نہیں ملی تھی۔ مصر کے وزیرِ اعظم نوکراشی پاشا کی رائے تھی کہ جنگ بندی مان لینی چاہیے اور اس دوران اگلی جنگ کی تیاری کرنی چاہیئے لیکن اعظم پاشا اس خیال سے متفق نہ ہوئے۔ اُن کی رائے تھی کہ مصری فوجیں تل ابیب سے صرف ۲۵ رکلومیٹر کے فاصلے پر ہیں اور شہر پر کبھی بھی قبضہ کرسکتی ہیں۔ کئی دوسرے علاقے بھی مصری فوجوں کے قبضے میں آچکے ہیں۔ یروشلم کے فوجی کسی بھی وقت خود سپردگی کر سکتے ہیں۔ لیکن ان دلائل کے باوجود نوکراشی پاشا اپنے رویے پر قائم رہے کیونکہ مصر کے شاہ فاروق کو اس جنگ میں کوئی دلچسپی نہیں تھی اور وہ جنگ کا خاتمہ چاہتے تھے۔ اعظم پاشا کو محسوس ہوا کہ جنگ بندی کی تجویز منظور ہو جائیگی تو اُنہوں نے اُسی وقت اپنا استعفیٰ لکھ کر نوکراشی پاشا کے حوالے کیا اور میٹنگ سے جانے لگے۔ نو

www.urduchannel.in

کراشی پاشا ان کے پیچھے دوڑے اور کہا کہ اگر وہ جنگ بندی کا معاہدہ اور اعظم پاشا کا استعفیٰ لیکر قاہرہ گئے تو مصری عوام اُنہیں قتل کر دیں گے۔ اعظم پاشا اور نو کراشی پاشا دونوں گہرے دوست بھی تھے۔ اسلئے اعظم پاشا با دلِ نخواستہ راضی ہو گئے۔

جارڈن کے شاہ عبداللہ اپنی مملکت کی توسیع چاہتے تھے، اور جنگ میں قدیم یروشلم اور فلسطین کے کئی علاقے اُن کی فوج کے قبضے میں آ چکے تھے، مزید یہ کہ برطانیہ سے اور ہتھیار ملنے کا امکان نہیں رہا تھا۔ اُنہون نے میجر عبداللہ تل کو جنگ بند کرنے کا حکم دیا، میجر نے کہا کہ میرے سپاہی جیت کے قریب ہیں اور وہ نہیں رکیں گے۔ شاہ عبداللہ نے کہا کہ تم فوجی ہو اور ایک وفادار کا فرض ہے کہ حکم مان لے، عبداللہ تل نے بڑے شکستہ دل سے جنگ بندی کی ہدایت جاری کیں۔

جنگ بندی کا اعلان ہوتے ہی ساری عرب دنیا میں ہنگامہ ہو گیا، اُنہیں یقین تھا کہ اُنہیں دھوکہ دیا گیا، لوگ سڑکوں پر اُتر آئے اور اُس دھوکہ دہی اور غدّاری کے خلاف سخت احتجاج کرنے لگے۔

نئے راستے کی تعمیر اور جدید ہتھیاروں کی آمد:

ایموس کوریو اور اسکے ساتھیوں نے جنگلوں میں سے نیا راستہ جو دریافت کیا تھا، بین گورین اور نئے یروشلم کے یہودیوں کے مسائل کا غیبی حل ثابت ہوا۔ کرنل ڈیوڈ مارکوس نے

www.urduchannel.in

امریکہ میں پنٹا گون کی ملازمت ترک کی اور اپنے وطن کی خدمت کے لئے اسرائیل آیا ۔بین گورین نے کرنل مارکوس کو اسرائیلی فوج کا پہلا کمانڈران چیف مقرر کیا اور لاٹرن پر قبضہ کرکے یروشلم کا راستہ کھولنے کا حکم دیا۔مارکوس نے نو دریافت راستے پر پختہ روڈ بنانا شروع کیا۔کچھ ساز وسامان اور ایک بلڈوزر solel سولیل کنسٹرکشن کمپنی سے ملا اُس نے اِتنے ہی اوزار سے کام کرنا شروع کردیا،مزدوروں نے دن ورات کام کرکے جنگ بندی کے دوران ہی ایک پکاّ راستہ بنالیا جس پر بھاری ٹرک چلائے جاسکتے تھے۔ماضی میں چینیوں نے بھی اسی طرح ایک اور روڈ بنا کر اُسکا نام برما روڈ رکھا تھا۔یہودیوں نے بھی اپنے اِس روڈ کا نام برما روڈ رکھ دیا جس کی انفرادیت یہ تھی کہ عرب لیجن کے کنٹرول والے علاقے سے پرے ہٹا ہوا تھا۔

اس نئے راستے سے نئے یروشلم کے لئے اشیاء خوردونوش،ضروریاتِ زندگی اور جدید اسلحہ کی سپلائی شروع ہوگئی۔پراگ میں ایہود ایوریل نے اسلحہ کی خریداری کا سلسلہ جاری رکھا،اُس نے ۸۰/لاکھ گولیاں،۲۲/ہلکے ٹینک اور ۴۰۰ مشین گن خریدیں۔اسرائیلی ایرفورس جس کے پاس اب تک صرف چھوٹے معمولی ہوائی جہاز تھے،نئے جنگی جہاز کافی تعداد میں آگئے۔ان جہازوں کو اڑانے کے لئے یہودی پائلٹوں نے رضا کارانہ خدمات پیش کیں۔اس کے علاوہ غیر یہودی پائلٹ بھی خاطر خواہ معاوضہ کے عوض اوریل کے

www.urduchannel.in

Zatec Airbase زٹیک ایربیس میں شامل ہو گئے ۔اس طرح ہگنہ ہوائی سروس صرف چھ مہینے مین مشرقِ وسطیٰ کی طاقتور ایرفورس بن گئی۔ نئے راستے سے ان ہتھیاروں کی سپلائی اقوامِ متحدہ کی جنگ بندی شرائط کی کھلی خلاف ورزی تھی، لیکن بین گورین نے دلیل دی کہ یہ راستہ جنگ بندی نافذ ہونے کے بعد تعمیر ہوا ہے، اسلئے اقوامِ متحدہ کے دائرۂ اختیار سے باہر ہے۔اُن اشیاء کے پہنچتے ہی صیہونیوں میں نئی جان آ گئی اور اُن کا اصل مزاج لوٹ آیا۔

دوبارہ جنگ: ۹ر جولائی کو میعاد جنگ بندی کے خاتمے کے محض ایک گھنٹے بعد ہی شالٹیل نے نئی توپوں سے قدیم یروشلم پر زبردست گولہ باری شروع کر دی، کئی لوگ جو گولہ باری کی سیدھی زد میں آئے اُن کے پرخچے اڑ گئے۔ فلسطین کے بقیہ محاذوں پر بھی پانسہ پلٹ گیا اسرائیلی فوجیں ہر محاذ پر جارحانہ حملے کرنے لگیں۔ جنوب میں کئی گاؤں مصریوں سے چھین لئے، شمال میں چار اسرائیلی دستوں نے Mishmar Hayarden مشمار ہیارڈین کالونی پر قبضہ کرلیا جو شامی فوج کے پاس تھی، دوسرے دستوں نے Nazareth نذر-تھ نامی قدیم شہر پر قبضہ کیا۔صرف تین دن کی لڑائی میں یک چشمی موشے دایان کی کمانڈو یونٹ دو عرب شہروں Lydda لڈا، Ramle راملے اور اُنکے نواحی علاقے پر قابض ہوگئی۔

www.urduchannel.in

اسرائیلی فوج کی شدید گولہ باری سے خائف ہزاروں عربوں نے محفوظ مقامات پر ہجرت شروع کردی۔عرب بستیوں میں یہودیوں نے لاؤڈ اسپیکر پر اعلان کر کے عربوں کو اپنے گھربار اور علاقے چھوڑ کر چلے جانے کو کہا۔اسرائیلی فوجی ہیڈ کواٹر میں عرب لیڈروں کو طلب کرکے اپنی عرب آبادی کو وہاں سے لیجانے کا حکم دیا۔اسرائیلی فضائی فوج نے قاہرہ ائیرپورٹ پر حملہ کیا۔حالات دوبارہ اتنے خراب ہوگئے کہ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل نے دونوں فریقوں کو فوری اور غیر معینہ جنگ بندی کا الٹی میٹم دے دیا۔۱۷ ارجولائی جنگ بندی کی تاریخ مقرر ہوئی،اس دفعہ جنگ بندی کو قبول کرنا عربوں کی مجبوری تھی۔

جنگ بندی کے نفاذ سے قبل یہودیوں نے قدیم یروشلم پر بھی قبضہ کرنے کی کوشش کی۔Conus کونس نامی ایک دھماکہ خیز مادہ صیہون پہاڑ پر لے گئے تاکہ قدیم یروشلم کی انتہائی مضبوط دیوار میں بڑا سا سوراخ کر کے شہر میں داخل ہوسکیں لیکن دیوار اتنی مضبوط تھی کہ اس دھماکے نے اُس پر محض ایک کالا نشان چھوڑ دیا اس طرح قدیم یروشلم پر قبضہ کرنے کی کوشش ناکام ہوگئی۔

۱۷ ارجولائی ۱۹۴۸ء کو غیر معینہ جنگ بندی کا نفاذ ہوگیا۔یہودی ایجنسی نے بھی جنگ بندی منظور کرلی کیونکہ اپنی علیحدہ یہودی ریاست بنانے میں وہ کامیاب ہوگئے تھے تھیوڈور ہرزل کی تحریک صیہونیت کی ابتداء کے محض ۵۰ سال [illegible]ئیل وجود میں

www.urduchannel.in

آ گیا۔ بعد میں کئی دیگر ممالک نے بھی اسرائیل کو تسلیم کر لیا جبکہ عرب ممالک اور دیگر مسلم ملکوں نے اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا۔

اس طرح عربوں نے جو جنگ پہلے دور میں قریب قریب جیت ہی لی تھی، ایک مہینے کی پہلی جنگ بندی کی تجویز مان کر جنگ کے دوسرے دور میں ہار گئے۔

غیر معینہ جنگ بندی کے بعد: ایک اندازے کے مطابق ۶۰۰ فوجی اور شہری ان جنگوں میں مارے گئے۔ اسرائیل نے ۵۰۰ مربع میل زمین اور ۱۱۲ ایسے دیہاتوں پر قبضہ کر لیا جو تجویز تقسیم کی رو سے عربوں کو دیئے جانے تھے، عربوں کو ۱۲۹ مربع میل زمین اور ۱۴ دیگر ایسے علاقے ملے جو یہودی ریاست کو سونپے جانے تھے۔ تقریباً ۵ لاکھ فلسطینی عرب ہجرت کر گئے۔ بعد میں ایک لاکھ عربوں کو بین گورین نے ہمدردی کی بنیاد پر اپنے گھر لوٹ آنے کی اجازت دی۔ اس تعداد میں پھر کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ لبنان، مصر، عراق اور شام کسی بھی عرب ملک نے بقیہ عربوں کو اپنے ملک میں آنے کی اجازت نہیں دی۔ صرف جارڈن نے اُنہیں دوبارہ آباد کرنے کی کوشش کی۔ یہ مہاجر عرب پناہ گزیں کیمپ میں رہے۔ اور بڑی کسمپرسی کی زندگی گزاری اور دنیا بھر کی امداد پر زندہ رہے۔ یہیں فلسطینی عربوں کی ایک نئی نسل پیدا ہو کر جوان ہوئی۔

۱۹۶۷ء کی چھ روزہ جنگ کے بعد اس ہی نسل میں فدائین پیدا ہوئے۔ اس طرح

www.urduchannel.in

آزادیٔ فلسطین کی تحریکیں شروع ہوئیں۔ ابو جہاد خلیل وزیر نے الفتح تحریک شروع کی اس تحریک کے مشہور لیڈر یاسر عرفات کی موت اب تک شک کے دائرے میں ہے۔ تحریکِ حماس کا بانی شیخ احمد یٰسین تھے جنہیں اسرائیل نے راکٹ حملے میں شہید کیا۔ انتفاضہ تحریک دسمبر ۸۷ء میں شروع ہوئی جسمیں فلسطینیوں نے محض پتھروں سے جنگ لڑی۔ اسرائیل کی توسیعی پالیسی جاری ہے۔ اسرائیل کی آبادی لگاتار بڑھ رہی ہے۔ اور فلسطینی عربوں کے علاقوں میں یہودی بستیاں بسائی جا رہی ہیں۔ اگرچہ اسرائیل کو تجویزِ تقسیم کے مطابق ۵۷ ؍فیصد فلسطینی علاقہ دیا جانا تھا لیکن اب تک وہ ۸۵ ؍سے ۹۰ فیصد زمینوں پر قبضہ کر چکا ہے۔ فلسطین مسلسل سکڑتا جا رہا ہے جیسا کہ نیچے دیئے ہوئے نقشہ سے ظاہر ہے۔

اُس جنگ نے جو نفرت جگائی تھی اُس نے کئی بڑے بڑے لیڈروں کی جان بھی لی۔ Count Bernadotte کاونٹ برنا ڈوٹ نے پہلی جنگ بندی کے دوران یہودی جوانوں اور اسلحہ کو یہودی علاقوں میں لے جانے پر پابندی لگائی تھی۔ ۱۶؍ ستمبر ۴۸ اسٹرن گینگ کے دہشت گردوں نے اُنہیں گولی ماردی۔

۲۸؍ دسمبر ۴۸ء کو محمود نوکراشی پاشا، وزیرِ اعظم مصر کو اخوان المسلمین کے ایک ممبر نے گولی ماری، جب وہ اپنی آفس سے باہر آرہے تھے۔ لبنان کے ریاض صالح ۱۹۵۱ء کی گرمیوں میں قتل کر دیئے گئے۔

www.urduchannel.in

۲۰ جولائی ۱۹۵۱ء کو جارڈن کے شاہ عبداللہ کو مسجدِ عمر میں نماز کے لئے جاتے ہوئے مار دیا گیا۔قدیم یروشلم اور فلسطین کا بقیہ علاقہ جارڈن میں شامل ہوا۔شاہ عبداللہ نے اپنے پوتے حُسین کو اپنا جانشین نامزد کیا تھا۔شاہ حُسین کے دور میں قدیم یروشلم پر اسرائیل نے یہ کہہ کر قبضہ کرلیا کہ یہاں سے نئے یروشلم کی یہودی بستیوں پر راکٹ داغے جاتے ہیں۔

عراق کے نوری السعید کا تختہ الٹ دیا گیا، اور جولائی ۱۹۵۸ء میں اُنہیں اُس وقت قتل کردیا گیا جب وہ ایک خاتون کے حُلیہ میں فرار ہونے والے تھے۔

ڈیوڈ بین گورین ۱۹۴۸ء سے ۱۹۶۳ء تک اسرائیل کے حکمراں رہے۔اس دوران اسرائیل کی آبادی دوگنی ہوگئی۔اور اسرائیل نے صنعت اور کھیتی باڑی کے میدان میں خوب ترقی کی۔اسلحہ سازی اور جنگی مہارت پر خاص توجہ دی گئی۔۱۹۴۹ء میں اسرائیلی حکومت نے اپنے دفاتر یروشلم منتقل کرنے شروع کئے۔

تجزیہ اور تأثرات: مسلم ملکوں میں تو بنی اسرائیل نے پرامن زندگی گزاری لیکن دیگر ملکوں میں اُنکے ساتھ ناروا سلوک کیا گیا۔ظلم برداشت کرتے ہوئے اپنا الگ ملک بنانے کا انکا ارادہ پختہ ہوتا گیا۔جب بھی یہودی کسی مذہبی تقریب میں جمع ہوتے تو تقریب کے اختتام پر ایک دوسرے کو الوداع کرتے ہوئے کہتے "اگلے سال یروشلم میں" اس طرح

www.urduchannel.in

اُنھوں نے اپنی خواہش کو ہمیشہ زندہ رکھا۔ یہودی تحریک کو ڈیوڈ بین گورین اور گولڈا مائیر جیسے مظبوط قوتِ ارادی رکھنے والے رہنما ملے۔ بین گورین کی ہدایت پر کسی یہودی نے دورانِ جنگ کسی بھی یہودی بستی کو خالی نہیں کیا جبکہ فلسطینی عرب بڑی تعداد میں ہجرت کر گئے۔ امریکہ کے یہودیوں نے فراخ دلی سے ۵۰ ملین ڈالر سے اسرائیل کی مدد کی۔ یہ رقم ایک نئی ریاست کو بنانے اور چلانے کے لئے کافی تھی۔ دوسری طرف عرب سربراہان نے ملت کے مفاد پر ذاتی اور مُلکی مفادات کو ترجیح دی۔ اُنمیں قوتِ ارادی کا بھی فقدان تھا۔

عرب اور اسرائیل دونوں ''سامی النسل'' ہیں جو ''سام بن نوح'' سے منسوب ہے۔ دونوں سامی زبانیں عربی اور عبرانی بولتے ہیں جن کے کئی الفاظ مشترک ہیں۔ عرب سلام کرتے ہیں جبکہ یہودی شالوم کہتے ہیں۔ دونوں ایک ہی جدّ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اسکے باوجود وہ آج ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ خاص طور سے یہودی جنہیں مسلم راج میں تقریباً تیرہ سو سال حضرتِ عمر فاروق ؓ کے دورِ خلافت سے سلطنتِ عثمانیہ کے آخری سلطان عبدالحمید کے دور تک محفوظ و پُر امن زندگی ملی، آج عربوں کے جانی دشمن بنے ہوئے ہیں۔ وہ فلسطینی عربوں پر ویسا ہی ظلم کر رہے ہیں جو ماضی میں غیر مسلم ملکوں میں اُن پر کیا گیا تھا۔

www.urduchannel.in

صیہونی تحریک کی ابتدا ٔ سے اب تک یہودیوں کو امریکہ کی یہودی لابی کی بھرپور تائید وحمایت حاصل ہے۔یہودی لابی اپنی دولت ،میڈیا کی طاقت اور سیاسی سازشوں کے ذریعہ امریکی حکومت کے فیصلوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔اور نہ صرف امریکہ بلکہ دیگر ممالک میں بھی رائے عامہ اپنی حمایت میں ہموار رکھتی ہے۔

قیامِ اسرائیل سے اب تک تقریباً ۶۷ ؍سالوں میں اسرائیل نے صنعتی اور زرعی میدان مین بہت ترقی کی ۔ساری دنیا میں اپنا کاروبار پھیلایا۔ملٹی نیشنل کمپنیاں قائم کیں۔By Way of Decption بائی وے آف ڈیسپشن (دھوکہ دہی کے ذریعہ)نامی کتاب کا مصنف وکٹر۔استروسکی جو خود موساد کا ایجنٹ تھا۔اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ یہ ملٹی نیشنل کمپنیاں کاروبار کے علاوہ موساد کے لئے دنیا بھر میں جاسوسی بھی کرتی ہیں ۔سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں بھی اسرائیل نے خاطر خواہ ترقی کی۔اسلحہ سازی کا کام اسرائیل خود کرتا ہے۔اگر چہ باقاعدہ اعلان نہیں ہوا لیکن غالب گمان ہے کہ اسرائیل ایٹم بم بھی بنا چکا ہے۔اس کا موازنہ عرب ملکوں سے کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اُن کے پاس مال ودولت کی تو کمی نہیں ہے پھر بھی سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں اسرائیل سے بہت پیچھے ہیں۔ہتھیار اب تک ترقی یافتہ ملکوں سے خریدتے ہیں۔

www.urduchannel.in

دنیا کی عوام کی یہ متفقہ رائے ہے کہ اقوامِ متحدہ پر امریکہ کا غلبہ ہے۔ امریکہ اقوامِ متحدہ کو اپنی من مانی کرنے کے لئے ایک آلے کے طور پر استعمال کرتا ہے اور اسرائیل کی مستقل مدد کرتا رہتا ہے۔ جبکہ مسلم ملکوں کی کثرت کے باوجود اُنکی رائے اقوامِ متحدہ میں نہیں مانی جاتی۔

چند مہینے پہلے اسرائیل نے ایک بار پھر غزہ پٹی پر حملے کئے۔ سینکڑوں فلسطینی مارے گئے، ہزاروں شہید ہوئے، اسرائیلی سرحدیں مزید پھیل گئیں۔ فلسطین اور سکڑ گیا۔ اقوامِ متحدہ کے سکریٹری جنرل بان کیمون غزہ کی تباہی دیکھ کر رو پڑے لیکن اُن کے آنسوؤں کا اثر نہ امریکہ پر ہوا اور نہ اسرائیل پر۔ دونوں اپنے طور طریقوں پر عمل پیرا ہیں۔ امریکہ جو اپنی شرائط منوانے کے لئے دوسرے ممالک پر پابندیاں لگاتا اور لگواتا رہتا ہے، اسرائیل کی صرف سرزنش کرکے رہ جاتا ہے۔ کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں لگاتا بلکہ اسرائیل کو مزید مالی اور فوجی امداد سے نواز دیتا ہے۔

☆☆☆

www.urduchannel.in

کتابیات: Bibliography

اردو لغت:

Oh Jerusalem : Dominique Lappiere & Larry Collins

روشنی کی رفتار: قرۃ العین حیدر

By Way of Deception: Victor Ostrovosky

عالم عربی کا المیہ: مولانا ابوالحسن ندوی

بیت المقدس: مصطفیٰ طحان

عربی زبان: شبلی نعمانی

Printed By : Victory Blocks

9870565660 / 9867861563

www.urduchannel.in